سوال

میرے والد صاحب اپنے بعض رشتہ داروں سے قطع تعلق کیے ہوئے ہیں اور کہتے ہیں کہ قیامت تک راضی نہیں ہوں گا۔ لیکن میں ذاتی طور پر کسی بھی رشتہ دار سے قطع تعلقی نہیں چاہتا کیونکہ قطع تعلقی گناہ ہے اور تین دن سے زیادہ قطع تعلق نہیں رہنا چاہئیے۔ کیا میں والد صاحب کی اجازت کے بغیر رشتہ داروں سے تعلق رکھ سکتا ہوں ؟

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

رشتے داروں سے قطع تعلقی کرنا کبیرہ گناہ ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے :

فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِن تَوَلَّيْتُمْ أَن تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ ‎ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَىٰ أَبْصَارَهُمْ (محمد: 22-23)

پھر اگر تمہیں اقتدار مل جائے تو تم سے یہی توقع ہے کہ تم زمین میں فساد کرو گے اور اپنے رشتے ناطے کاٹ ڈالو گے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی ہے، پھر انہیں بہرا کر دیا اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا۔

اور فرمایا :

وَالَّذِينَ يَنقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِن بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَن يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ ۙ أُولَٰئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ (الرعد: 25)

اور جو لوگ اللہ کے عہد کو اس کے پختہ کرنے کے بعد توڑ دیتے ہیں اور ان رشتوں کو کاٹتے ہیں جن کے متعلق اللہ نے حکم دیا ہے کہ انہیں ملایا جائے اور زمین میں فساد کرتے ہیں، یہی لوگ ہیں جن کے لیے لعنت ہے اور انہی کے لیے برا گھر ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا :

الرَّحِمُ شِجْنَةٌ، فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ، وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعْتُهُ (صحیح البخاری، الأدب: 5989)

رحم (رحمن سے ملی ہوئی) ایک شاخ ہے، جو شخص اس سے ملے میں اس سے ملتا ہوں اور جو اس سے قطع تعلق کرے اس سے قطع تعلق کرتا ہوں۔

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ، وَلَكِنِ الْوَاصِلُ الَّذِي إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا (صحیح البخاري، 5991)

صلہ رحمی کرنے والا وہ نہیں ہے جو بدلہ چکائے، بلکہ حقیقی صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے جو رشتہ ناتا توڑنے پر بھی صلہ رحمی کرے۔

1. آپ اپنے والد کو سمجھائیں کہ وہ اللہ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اپنے رشتے داروں سے تعلق بحال کریں اور کبیرہ گناہ کے مرتکب نہ ہوں۔ آپ کے والد نہ صرف کبیرہ گناہ کر

رہے ہیں، بلکہ وہ اس پر مرتے دم تک قائم رہنا چاہتے ہیں۔

2. آپ پر لازم ہے کہ اپنے رشتے داروں سے تعلق قائم رکھیں، اگر والد صاحب منع کرتے ہیں تو ان کی اطاعت نہیں کی جائے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت کرنا جائز نہیں ہے۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَاطَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الخَالِقِ (صحیح الجامع: 7519)

خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت جائز نہیں ہے۔

والله أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

دارالافتاء محدث